آئینِ

برائے

یونائیٹڈ پریسبٹیرین کلیسیائے پاکستان

یعنی

اقرار الایمان

،

قواعد نامہ

اور

طریقِ عبادت

مطبوعہ از سندھ

طبع ثانی　　۱۹۶۲ء　　تعداد ۵۰۰

پیش لفظ

سابقہ یو۔پی۔ سنڈ پنجاب ۷ نومبر ۱۸۹۳ء کو معرض وجود میں آئی اور بڑھتے بڑھتے آج سات پریسبٹیریوں پر مشتمل ہے۔ جتنی دیر تک یو۔پی۔ سنڈ پنجاب "شمالی امریکہ کی یونائیٹڈ پریسبٹیرین کلیسیا" کا ایک جزو رہی وہ لازماً اُسی کلیسیا کے دستور العمل یا آئین کے تحت رہی۔ نیز سنڈ نے اپنی سہولت کی خاطر اُس آئین کا ترجمہ کر کے ۱۹۱۳ء میں اُسے شائع کیا۔ پس وہ کتاب بطور "قواعد کلیسیا۔ یو۔پی۔ سنڈ پنجاب" ۲۸ مئی ۱۹۵۸ء تک مروّج رہی۔ لیکن اُس تاریخ پر امریکہ میں کلیسیائی اتحاد کے سبب سے ایک نئی کلیسیا بنام "ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی یونائیٹڈ پریسبٹیرین کلیسیا" قائم کی گئی اور تقریباً تین سال تک اُس نئی کلیسیا کی ایک شاخ ہوتے ہوئے اُس کے نئے آئین کے تحت کارگزاری کرتی رہی۔

پھر ۱۱ اپریل ۱۹۶۱ء کو جنرل اسمبلی کی منظوری اور دعائے خیر سے سنڈ خود مختار قرار دی گئی۔ چنانچہ نئی آزاد کلیسیا نے اپنے آپ کو "یونائیٹڈ پریسبٹیرین کلیسیائے پاکستان" کہتے ہوئے اپنا پرانا آئین مع ترمیمات بحال کر لیا۔ یہ ترمیمات سنڈ کی "فیچر پالیسی کمیٹی" کی طرف سے پیش ہو کر سنڈ کے اتفاقیہ اجلاس میں منعقدہ گوجرانوالہ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۶۱ء منظور کی گئی تھیں۔ پھر سنڈ کی ایگزیکٹو کمیٹی

نے ترمیم شدہ کتاب کی اشاعت اپنی "کمیٹی برائے اشاعت" کے سپرد کی۔ اس کمیٹی نے وقتاً فوقتاً اجلاس کر کے محسوس کیا کہ اس کتاب کا نئے سرے سے ترجمہ کرنا درکار ہے۔ آخر کار یہ کام اس کی ایک ضمنی کمیٹی کے ذریعہ پایۂ تکمیل کو پہنچایا گیا۔ "اوروں نے محنت کی" اور ہم اُن کی محنتوں میں شریک ہوئے۔

یونائیٹڈ پریسبٹیرین کلیسیائے پاکستان کا یہ آئین تین حصوں پر مشتمل ہے یعنی "اقرار الایمان، قواعد نامہ اور طریق عبادت"۔ نیز اس کے پہلے حصے بہ عنوان "اقرار الایمان" کا ترجمہ پہلی بار اُردو زبان میں شائع ہو رہا ہے۔

غرض پولس رسول کی مندرجہ ذیل نصیحت کی یاد دلاتے ہوئے جو اصل میں "سب سے عمدہ طریقہ" اور "آئین معلے" ہے ہم یہ دستور العمل بزرگان و برادران سنڈ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

"پس خدا کے برگزیدوں کی طرح جو پاک اور عزیز ہیں دردمندی اور مہربانی اور فروتنی اور حلم اور تحمل کا لباس پہنو۔ اگر کسی کو دوسرے کی شکایت ہو تو ایک دوسرے کی برداشت کرے اور ایک دوسرے کے قصور معاف کرے۔ جیسے خداوند نے تمہارے قصور معاف کئے ویسے ہی تم بھی کرو۔ اور ان سب کے اوپر محبت کو جو کمال کا پٹکا ہے باندھ لو" (کلسیوں ۳: ۱۲ تا ۱۴)

منجانب
آپ کی کمیٹی برائے اشاعت

فہرستِ مضامین

حصّہ اوّل

اِقرار الایمان

پہلا مسئلہ

خُدا کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ سچّا اور زندہ خُدا صرف ایک ہی ہے جو موجود بالذات اور شخصی رُوح ہے۔ نیز وہ ازلی اور غیر متبدّل، کُل عالم کا خالق، سنبھالنے والا اور حاکم ہے۔ جس کی محبّت، رحم، پاکیزگی، راستبازی، عدل سچائی، دانائی اور قُدرت لامحدُود ہیں۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خُدائے واحد کی ہستی باپ، بیٹے، اور رُوح القدس پر مشتمل ہے۔ اور یہ تینوں اقانیم ماہیت میں ایک اور قُدرت اور جلال میں برابر ہیں۔

پیدائش ۱:۱، ۲۶، ۲۷ - ۱۷:۱ ؛ خروج ۳:۱۴ - ۳۴:۶ ؛ استثنا ۶:۴ - ۳۲:۴ - ۳۳:۲۷ ؛ نحمیاہ ۹:۶ ؛ زبور ۹:۸ - ۶۲:۱۱ - ۹۰:۲ - ۱۰۳:۱۹ - ۱۰۸:۴ - ۱۴۵:۸، ۹ ؛ یسعیاہ ۶:۳ - ۴۰:۲۶، ۲۸ - ۴۵:۲۱، ۲۲ - ۵۷:۱۵ - ۶۵:۱۶ ؛ یرمیاہ ۱۰:۱۰ - ۳۱:۳ ؛ ملاکی ۳:۶ ؛ متی ۲۸:۱۹ ؛ مرقس ۱۲:۲۹ ؛ یوحنا ۴:۲۴ - ۵:۱۹، ۲۶ - ۱۰:۳۰، ۳۸ - ۱۷:۳، ۵ ؛ اعمال ۱۷:۲۸ ؛ رومیوں

۲ : ۵ - ۵ : ۸ - ۱۱ : ۳۳ ؛ ۲ کرنتھیوں ۱۳ : ۱۴ ؛ افسیوں ۱ : ۱۱ ، ۱۹ -
۲ : ۴ ؛ فلپیوں ۲ : ۶ ؛ ا تھسلنیکیوں ۱ : ۹ ؛ ا تیمتھیس ۱ : ۱۷ ؛ یعقوب
۱ : ۱۷ ؛ ا پطرس ۱ : ۲ ؛ ا یوحنا ۴ : ۸ ؛ مکاشفہ ۴ : ۱۱ -

دوسرا مسئلہ

کشفِ الٰہی کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ کارہائے قدرت، انسان کی عقل اور دِل اور قوموں کی تواریخ خدا اور اُس کی مرضی کے بارے میں ہمیں بہت کچھ بتاتی ہیں حالانکہ وہ انسانی ضرورت کے لِئے کافی نہیں۔ لہٰذا خدا کا بہتر اور نمایاں مکاشفہ اُن آدمیوں کی معرفت پہنچا جو رُوح القدس کی تحریک سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔ مگر جب وقت پورا ہوا تو خدا نے کامل طور پر یسوع مسیح میں جو کلام مجسم ہے اپنے آپ کو ظاہر کیا۔

پیدائش ۱ : ۲۷ ؛ استثنا ۳۲ : ۸ ؛ زبور ۱۹ : ۱ تا ۶ - ۱۱۹ : ۱۰۵ ؛
لوقا ۱ : ۷۰ ؛ یوحنا ۱ : ۱ ، ۱۰ ، ۱۴ ، ۱۸ - ۵ : ۳۹ - ۱۰ : ۳۰ - ۱۴ :
۹ ؛ اعمال ۳ : ۲۱ - ۱۴ : ۱۷ - ۱۷ : ۲۶ ، ۲۷ ، ۳۰ ؛ رومیوں ۱ :
۱۸ تا ۳۱ - ۲ : ۱۴ ، ۱۵ ؛ ا کرنتھیوں ۱ : ۲۱ ؛ گلتیوں ۱ : ۱۲ ؛

عبرانیوں ۱: ۱ تا ۳ ؛ ۲ پطرس ۱: ۲۱-

تیسرا مسئلہ

پاک نوِشتوں کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ پُرانے اور نئے عہد نامہ کے نوشتے خُدا کا کلام ہیں اور زبان اور مفہوم میں سراسر الہامی ہیں۔ نیز اُن کے مُصنّفین اگرچہ رُوح القدس سے متحرک ہوئے تاہم اُنہوں نے اِنسانی عقل کے ماتحت تحریر کیا۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اُن نوشتوں میں خُدا کا پُرفضل اور ذاتی مکاشفہ دیانتداری سے قلمبند ہے اور وہ مسیح کی گواہی دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ ایمان اور اعمال کا بے خطا قاعدہ ہیں اور رُوحانی امور میں قطعی فیصلہ دینے کا حق اِنہی کو حاصل ہے۔

استثنا ۱۸: ۱۵؛ زبور ۱۹: ۷ تا ۱۱- ۱۱۹: ۱۶۰؛ یسعیاہ ۸: ۲۰-
۱۱: ۱، ۲؛ متی ۴: ۴؛ لُوقا ۱۶: ۲۹- ۲۴: ۲۷، ۴۴؛ یُوحنّا ۵:
۳۹- ۱۰: ۳۵- ۱۶: ۱۳؛ اعمال ۱: ۱۶- ۳: ۱۸- ۸: ۳۵-
۱۰: ۴۳؛ رُومیوں ۱: ۱ تا ۴- ۳: ۲؛ ۱ کرنتھیوں ۲: ۱۳؛ گلتیوں

۳ : ۱۶ ؛ افسیوں ۳ : ۳ تا ۵ ؛ ۲ تیمتھیس ۳ : ۱۶ ؛ عبرانیوں ۳ : ۷ ؛ ۱ پطرس ۱ : ۱۰، ۱۱ ؛ ۲ پطرس ۱ : ۲۱ -

چوتھا مسئلہ

الٰہی مقصد کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ سب کچھ جو واقع ہو یا ہوگا "حکماً" یا "اجازتاً" خُدا کے ازلی اور مالکانہ ارادے میں ہے اور اُس نے تمام واقعات اپنے جلال کے ظہور کے لئے مقرر کئے ہیں۔ تاہم اِس سے نہ خُدا گناہ کا بانی ٹھہرتا ہے اور نہ ہی نوعِ انسان اور فرشتوں کی فعل مختاری جاتی رہتی ہے۔

پیدائش ۴۵ : ۷، ۸ - ۵۰ : ۲۰ ؛ ایوب ۱ : ۱۲ - ۲ : ۶ ؛ زبور ۳۳ : ۱۱ ؛ امثال ۱۶ : ۳۳ ؛ یسعیاہ ۴۶ : ۹ تا ۱۱ ؛ لوقا ۲۲ : ۲۲ ؛ اعمال ۲ : ۲۳ - ۴ : ۲۷، ۲۸ - ۱۳ : ۲۹ ؛ رومیوں ۸ : ۲۸ - ۱۱ : ۳۶ ؛ افسیوں ۱ : ۴ تا ۶، ۱۱، ۱۲ - ۳ : ۱۰، ۱۱ ؛ فلپیوں ۲ : ۱۲، ۱۳ ؛ یعقوب ۱ : ۱۳، ۱۴ -

پانچواں مسئلہ

تخلیق کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ابتدا میں اپنے پُر حکمت مقاصد کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے خُدا نے پسند کیا کہ کائنات کو خلق کرے چنانچہ تمام ذی شعور مخلوق، انسان اور فوق الانسان، اُس کی مرضی سے مُوجود ہے۔ نیز جس دُنیا میں ہم رہتے ہیں۔ خُدا نے اُس کو بتدریج تشکیل و ترکیب دے کر ہر مخلُوق کو زِندگی دی۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اُس نے اِنسان کو مادی بدن اور غیر فانی رُوح کے ساتھ اپنی صُورت پر صاحبِ شعُور، ذی حس، اور صاحبِ ارادہ بنایا۔ اُس حالت میں اِنسان پاکیزہ اور خوشحال تھا اور خُدا کے ساتھ رفاقت رکھنے کے قابل تھا۔ علاوہ ازیں وُہ نیکی و بدی کو اختیار کرنے کی قابلیت اور آزادی رکھتے ہُوئے اخلاقی طور پر جوابدہ ٹھہرا۔

پیدائش ۱: ۱ تا ۳۱ - ۲: ۷، ۱۶، ۱۷؛ استثنا ۳۰: ۱۹؛ یشوع ۲۴: ۱۵؛ زبُور ۳۳: ۶؛ یسعیاہ ۴۰: ۲۶؛ یرمیاہ ۲۷: ۵؛ اعمال ۱۷: ۲۴، ۲۵؛ اکرنتھیوں ۸: ۶؛ افسیوں ۳: ۹؛ کلسیوں ۱: ۱۰؛ عبرانیوں ۱۱:

۳-۱۲ : ۹ ؛ ۱-یوحنا ۱ : ۳ ؛ مکاشفہ ۴ : ۱۱-

چھٹا مسئلہ

پروردگاری کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا اپنے سب کاموں میں حاضر اور موجود ہے۔ تاہم وہ اُن سے الگ ہے اور اُن سے برتر بھی ہے۔ وہ اپنی اعلےٰ مرضی اور قوت سے سب چیزوں کو سنبھالتا ہے اور اپنی مخلوق کو اُس کے فطرتی تقاضا کے مطابق روزی دیتا اور قائم رکھتا ہے۔ اور اپنے جلال کی نمائش کے واسطے تمام واقعات پر حاوی ہو کر تسلط رکھتا ہے۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اگرچہ خدا یعنی سببِ اولی کے ازلی ارادے کے مطابق تمام چیزیں اٹل طور پر مقرر کی گئی ہیں تاہم وہ سببِ ثانی کے عمل سے پایۂ تکمیل تک پہنچتی ہیں۔ حالانکہ خدا اپنی حضوری کے غیر معمولی ثبوت دینے کی خاطر قدرتی وسائل و ذرائع کو بالائے طاق رکھ سکتا ہے۔

خروج ۱۵ : ۱۸ ؛ یشوع ۲۴ : ۱۷ ؛ نحمیاہ ۹ : ۶ ؛ زبور ۲۲ : ۲۸-
۴۷ : ۷-۷۷ : ۱۳ تا ۱۵-۹۳ : ۱-۱۰۳ : ۱۹-۱۳۵ : ۶-۱۴۵ :

۶، ۱۵۹ ؛ یسعیاہ ۴۰ : ۲۶ ؛ حزقی ایل ۲۱ : ۲۷ ؛ دانی ایل ۴ : ۳۵ ؛
زکریاہ ۱۴ : ۹ ؛ متی ۵ : ۴۵-۴۶ : ۲۶ ؛ اعمال ۲ : ۲۳-۱۷ : ۲۵،
۲۸-۲۷ : ۲۴ ؛ ۳۱ ؛ رومیوں ۱۱ : ۳۶ ؛ یعقوب ۱ : ۱۷ ؛ ۱پطرس
۵ : ۷ -

ساتواں مسئلہ

فرشتوں کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا نے ذی عقل اور غیر فانی مخلوق کا ایک فوق الانسان طبقہ جو زور میں قوی ہے اپنی مرضی کے خادم ہونے کو خلق کیا جن کے مختلف درجے ہیں۔ آزمائشی عرصہ میں ہوتے ہوئے اُن میں سے بعض نے اپنی پاکیزگی کو قائم رکھا اور اُس میں مستقیم کیے گئے۔ اور بعض گناہ میں گر پڑے اور گرے رہتے ہیں۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کی پروردگاری کے ماتحت پاک فرشتے خدا کی بادشاہت اور نوعِ انسان کی بہبودی کے لیئے خدا کے خادم ہیں لیکن برگشتہ فرشتے اپنے سردار شیطان کی راہنمائی میں آدمیوں کی آزمائش اور بگاڑ سے بدی کی حکومت قائم کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

پیدائش ۱۹ : ۱ ؛ زبور ۹۱ : ۱۱ - ۱۰۳ : ۲۰ ، ۲۱ ؛ متی ۴ : ۳ - ۱۳ : ۴۱ - ۴۲ : ۳۱ ؛ یوحنا ۸ : ۴۴ ؛ اعمال ۷ : ۵۳ - ۱۲ : ۷ تا ۱۱ ؛ ۲ کرنتھیوں ۴ : ۴ ؛ افسیوں ۱ : ۲۱ - ۶ : ۱۱ ، ۱۲ ؛ ۱ تیمتھیس ۵ : ۲۱ ؛ عبرانیوں ۱ : ۱۴ ؛ ۱ پطرس ۳ : ۲۲ ؛ ۲ پطرس ۲ : ۴ ؛ یہوداہ ۶ ؛ مکاشفہ ۲۰ : ۱ تا ۳ -

آٹھواں مسئلہ

اِنسان کے گُناہ کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا پہلا باپ آدم بغیر گناہ کے خلق کیا گیا اور اُس کے ساتھ ہمیشہ کی زندگی کا وعدہ کیا گیا جو اُس کی کامل فرمانبرداری پر منحصر تھا لیکن اُس کی نافرمانی کی سزا جسمانی اور رُوحانی موت مقرر کی گئی۔ آدم نسلِ انسان کا باپ ہونے کے باعث کُل اِنسانی نسل کا نمائندہ مانا گیا۔ اُس نے ابلیس کے آزمانے سے الہٰی حکم کو توڑ ڈالا لہٰذا اِس گناہ کے باعث وہ اپنی اصلی پاکیزگی کی حالت اور خُدا کی رفاقت سے برگشتہ ہو کر گناہ کی غلامی میں گرفتار ہو گیا۔ اِس گناہ کا نتیجہ یہ ہُوا کہ تمام انسان جو جسمانی طور پر اُسی سے پیدا ہوتے ہیں مجرم ٹھہر چکے ہیں۔ اور ایسی گناہ آلودہ سرشت حاصل کرتے ہیں جو خُدا سے جُدا ہے اور تمام گناہ

کے سرزد ہونے کا باعث ہے۔ نیز اس جرم اور بگاڑ کی حالت سے
کوئی بھی اپنے آپ کو چھڑانے کے قابل نہیں۔

پیدائش ۲ : ۱۶، ۱۷ - ۳ : ۱۹؛ ہوسیع ۶ : ۷؛ یوحنا ۶ : ۴۴ -
۸ : ۳۴؛ رومیوں ۳ : ۱۹، ۲۰ - ۵ : ۱۲، ۱۴، ۱۷ - ۶ : ۲۳؛ اکرنتھیوں
۲ : ۱۴ - ۱۵ : ۲۲؛ ۲کرنتھیوں ۱۱ : ۳ -

نواں مسئلہ

نجات کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا نے جو رحم میں غنی ہے دنیا کے لئے اپنی لامحدود محبت کی بنا پر ازل سے اپنے اکلوتے بیٹے کے ساتھ فضل کا عہد باندھا جس میں بیٹا گنہگاروں کا نمائندہ ہو کر خدا کے سامنے خدا اور انسان کا درمیانی بنا۔ وہ اپنی ہی مرضی سے انسانیت کو اختیار کرنے پر رضامند ہوا تاکہ فرمانبردار زندگی اور عوضی موت کے وسیلے اپنی شریعت کا تقاضا پورا کرے اور یوں سب ایمان لانے والوں کے لئے کامل راستبازی مہیا کر کے ان کے لئے کامل نجات بہم پہنچائے۔ چونکہ اس عہد کے سبب سے برگشتگی کے فوراً بعد نجات کا وعدہ کیا گیا اس لئے جب

تیاری کا وقت پُورا ہو گیا تو مسیح یسوع دُنیا میں آیا اور اُس نے ایک ایسی نجات مہیا کی جو سب کے لئے کافی اور موزوں ہے۔ نیز وہ جو اُس نجات کو قبول کرتے ہیں از سرِ نو پیدا ہو کر خُدا کی رفاقت میں بحال کئے جاتے ہیں اور اُن کے دِل میں ترکِ گناہ اور راستبازی کی زندگی بسر کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ یُوں وہ اَبدی زندگی کے وارث بن جاتے ہیں۔

پیدائش ۳:۱۵؛ زبور ۴۰: ۷، ۸؛ یسعیاہ ۴۲: ۲۱ - ۵۳: ۴ تا ۶ - ۵۵: ۱؛ یرمیاہ ۳۱: ۳؛ یُوحنّا ۱: ۱۲ - ۳: ۱۶ - ۵: ۲۴ - ۱۰: ۲۹ - ۱۷: ۹ تا ۲۶؛ اعمال ۵: ۳۱؛ رومیوں ۳: ۲۲ - ۵: ۱ تا ۱۱ - ۸: ۵، ۳۰ - ۱۰: ۴ - ۱۲: ۱؛ ۱کرنتھیوں ۱: ۳۰؛ گلتیوں ۴: ۴، ۵؛ اِفسیوں ۱: ۷ - ۲: ۴، ۵ - ۴: ۲۰ تا ۲۴؛ ۱تیمتھیس ۲: ۵؛ ططس ۱: ۲، ۳؛ عبرانیوں ۷: ۲۲، ۲۵ - ۸: ۶ - ۹: ۱۲، ۱۵، ۲۸ - ۱۲: ۲۴ - ۱۳: ۲۰؛ ۱پطرس ۲: ۲۴؛ ۱یُوحنّا ۴: ۱۰ - ۵: ۱۱، ۱۲؛ مکاشفہ ۲۲: ۱۷-

دسواں مسئلہ

برگزیدگی کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اَزلی باپ نے بنائے عالم سے پیشتر ہی

اپنے نیک اِرادہ سے ایک اُمت یعنی بے شُمار گروہ جو نجات، پاکیزگی اور خِدمت کے لئے مسیح میں برگزیدہ ہُوئی اپنے بیٹے کو دے دی۔ اُن میں سے وُہ سب جو سنِ تمیز کو پہنچتے ہیں۔ ایمان اور توبہ کے ذریعے نجات پاتے ہیں۔ لیکن وُہ سب جو بچپن ہی میں مر جاتے ہیں۔ اور وُہ باقی بھی جو باپ کی طرف سے بیٹے کو دیئے گئے اور فضل کے ظاہرہ وسائل سے بعید ہیں۔ رُوح القدس کے ذریعے اور مسیح کے طفیل سے از سرِ نو پیدا ہو کر نجات حاصل کرتے ہیں۔ نیز رُوح القدس اپنی مرضی کے مطابق وقت، موقع اور طریقہ کو اِختیار کرتا ہے۔

مرقس ۱۰ : ۱۴، ۱۵ ؛ لُوقا ۱۸ : ۱۶ ؛ یُوحنّا ۶ : ۳۷، ۳۹ - ۱۷ : ۶، ۹ ؛ اعمال ۱۰ : ۳۵ - ۱۳ : ۴۸ - ۱۷ : ۲۷ ؛ رومیوں ۸ : ۲۹، ۳۰ ؛ افسیوں ۱ : ۴ - ۲ : ۱۰ ؛ ۲ تھسلنیکیوں ۲ : ۱۳ ؛ ۲ تیمتھیس ۱ : ۹ ؛ ۱ پطرس ۱ : ۱، ۲ ؛ مکاشفہ ۵ : ۹ - ۷ : ۹ -

گیارھواں مسئلہ

خُدا باپ کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ذاتِ الٰہی میں منصب اور کار پردازی

کے اعتبار سے باپ اقنوم اوّل ہے۔ جو ویدا العقل طریقہ سے اکلوتے بیٹے کی ازلی تولید سے اُس کا باپ ٹھہرتا ہے۔ رُوح القدس باپ سے اور بیٹے سے صادر ہوتا ہے۔ اور وُہ بیٹے اور رُوح القدس کے ساتھ باہمی یگانگت اور شراکت میں قائم رہتا ہے۔ نیز وُہ تخلیق اور تخلصی کے کام میں حقیقی سرچشمہ ہے۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وُہ تمام انسانوں کا باپ ہے۔ جو اُس کے ذی عقل اور ذی اخلاق مخلوق ہیں اور اُس کی صورت پر بنائے گئے ہیں اُس نے اپنی عالمگیر فیاضی اور پروردگاری کے علاوہ تمام دُنیا سے ایسی محبّت کی کہ اپنی بیش بہا قربانی کی بنا پر ہر ایک کے لئے نجات کا انتظام کیا۔ اور اگرچہ آدمیوں نے گنہگار ہو کر فرزندیت کے استحقاق کو کھو دیا اور فرزندیت کے فرائض سے انکار کیا تو بھی وُہ اپنے آسمانی باپ کی صورت کے آثار رکھتے ہیں۔ اور اُس کی پروردگاری اور فیاضی میں شریک رہتے ہیں۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ جو نوزادگی اور لےپالک ہونے سے خُدا کے فرزند بن جاتے ہیں اور جو اُس کی محبت کی پسرانہ اطاعت کرتے ہیں خُدا خاص معنی میں اُن کا باپ ہے۔ اور اُن کے ساتھ پدرانہ تعلقات میں اُن کے لئے اپنے مقاصد کو پُورا کرتا ہے۔ وُہ اُنہیں خُوشی سے اپنی شراکت میں قبول کرنا، اپنی پاکیزگی میں حصّہ دار بنانا اور اُن کے لئے سب باتوں میں جو اُن کی موجودہ اور ابدی بہتری سے واسطہ رکھتی ہیں۔ اپنے پُر فضل مقصد کو سرانجام دینا ہے۔

پیدائش ۱: ۲۶، ۲۷- ۶: ۳؛ گنتی ۱۶: ۲۲؛ زبور ۲: ۷؛ یسعیاہ ۴۳: ۱۱؛ ملاکی ۲: ۱۰؛ متی ۳: ۱۷- ۵: ۴۵- ۶: ۹- ۱۷: ۵؛ لوقا ۳: ۳۸- ۱۵: ۱۱ تا ۳۲؛ یوحنا ۱: ۱۴، ۱۸- ۳: ۱۶- ۵: ۳۰، ۲۶- ۱۰: ۲۹- ۱۶: ۲۸؛ اعمال ۲: ۳۳- ۱۷: ۲۴ تا ۲۹؛ رومیوں ۸: ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۲۸؛ ۱کرنتھیوں ۸: ۶؛ گلتیوں ۳: ۲۶- ۴: ۶؛ افسیوں ۳: ۱۴، ۱۵؛ عبرانیوں ۱: ۲، ۳، ۵- ۱۲: ۹، ۱۰؛ یعقوب ۳: ۹؛ ۱پطرس ۱: ۳، ۱۱، ۱۷؛ ۲پطرس ۱: ۴؛ ۱یوحنا ۴: ۷، ۹-

بارھواں مسئلہ

خداوند یسوع مسیح کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح خدا کا ازلی بیٹا ہے اور ذاتِ الٰہی میں اُس کی پسرانہ حیثیت حقیقی اور لازمی ہے۔ نیز وہ اپنی ہی رضامندی سے اپنے الٰہی جلال اور عظمت کو چھوڑ کر حقیقی جسم اور رُوح کو اختیار کرنے سے انسان بنا تو بھی بے گناہ رہا۔ وہ رُوح القدس کی قدرت سے کنواری مریم کے حمل میں آیا اور اُس سے پیدا ہوا۔ یُوں وہ حقیقی خدا بھی ہے اور حقیقی انسان بھی۔ اُس کی واحد شخصیت میں دو مکمل اور متفرق ذاتیں یعنی الٰہی اور انسانی ذات پیوستہ ہیں جن کا جدا ہونا ناممکن ہے۔ یہ الٰہی انسان خدا اور انسان کے مابین واحد

درمیانی ہے صرف اُسی کے وسیلے سے ہم نجات پا سکتے ہیں۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح ہمارا کامل اور ابدی نبی، کاہن اور بادشاہ ہونے کے لیئے رُوح اُلقدس سے مسح کیا گیا۔ اور اُس نے خدا کی مرضی اور ارادے کو آشکارا کیا۔ اُس نے ہماری مخلصی کے لیئے اپنی پاک فرمانبرداری سے اور دُنیا کے گناہ کی خاطر اپنی فِدیاکارانہ قربانی سے راستبازی کا تقاضا پُورا کیا۔ صلیب پر مر کے اور دفن ہوکر وُہ جسم سمیت مُردوں میں سے جی اُٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا۔ جہاں وُہ اپنے لوگوں کا شفیع بن کر ہمیشہ اُن کے لیئے شفاعت کرتا ہے۔ علاوہ ازیں وُہ ایمانداروں کے باطن میں سکونت کرتا اور اُن کو نئی زندگی اور طاقت بہم پہنچاتا ہے اور جو کچھ وُہ ہے اور جو کچھ اُسکے پاس ہے اُنہیں اُس کا حِصّہ دار بناتا ہے۔ وُہ تمام مخلوقات پر حکمران ہوکر اپنی کلیسیا اور بادشاہت کا سر ہوکر خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ نیز وُہ بدی کو مٹانے اور ساری چیزوں کو بحال کرنے کیلیئے اپنے جلال میں پھر آئے گا۔

متی ۱: ۲۰ - ۳: ۱۵ - ۲۸: ۱۶ تا ۲۰ = لوقا ۱: ۳۰ تا ۳۵ - ۳: ۲۱، ۲۲ -
۴: ۱۸ = یوحنا ۱: ۱، ۱۴، ۱۸، ۳۳ - ۳: ۱۳، ۱۶ - ۱۰: ۳۶ - ۱۴: ۶ - ۱۵:
۵ - ۱۷: ۵ - ۲۰: ۱۹ تا ۲۹ = اعمال ۱: ۹ تا ۱۱ - ۲: ۳۳ - ۳: ۲۱ - ۴: ۱۲ -
۱۰: ۳۸ = رومیوں ۳: ۲۴، ۲۵ - ۸: ۳، ۱۷، ۳۲، ۳۴ - ۹: ۵ = ۱ کرنتھیوں
۱۵: ۳، ۴، ۲۵ = گلتیوں ۱: ۱۲ - ۴: ۴، ۵ = افسیوں ۱: ۲۰ تا ۲۳ -
۳: ۱۷ = فلپیوں ۲: ۶ تا ۱۱ = ۲ تھسلنیکیوں ۱: ۷ تا ۱۰ = ۱ تیمتھیس ۱:
۱۵ - ۲: ۵ = عبرانیوں ۱: ۵، ۸، ۱۳ - ۲: ۱۴ - ۷: ۲۵، ۲۶ - ۱۲:

۲۴؛ ۱پطرس ۱: ۷،۱۳-۳: ۲۲؛ ۱یوحنا ۱: ۵-۲: ۲،۱-۴: ۲؛ مکاشفہ ۱: ۵،۶-

تیرھواں مسئلہ

رُوح القدُس کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ رُوح القدس ایک حقیقی شخصیت اور ذاتِ الٰہی کا تیسرا اقنوم ہے جو باپ اور بیٹے سے صادر ہوتا ہے۔ باپ اور بیٹے کے ساتھ ہی اُس پر ایمان لانا، اُس سے محبّت رکھنا، اُس کی تابعداری اور عبادت کرنا فرض ہے۔ وہ تخلیق کے کام میں شریک تھا۔ اور زندگی کا مالک اور بخشنے والا ہے۔ وہ آدمیوں کے ساتھ اُنہیں نیکی کیلئے ترغیب دینے اور بدی سے باز رکھنے کے لئے ہر جگہ حاضر و موجود ہے۔ وہ نبیوں اور رسُولوں کے ذریعے کلام کرتا تھا اور اُس نے پاک نوشتوں کے تمام مصنفین کو خدا کے منشاء اور مرضی کو بے خطا طور پر قلمبند کرنے کے لئے الہام دیا۔ وہ خداوند یسوع مسیح کے ساتھ خاص رشتہ رکھتا تھا۔ یہاں تک کہ اُس نے خدا کے بیٹے کو گناہ آلودہ ہونے کے بغیر ہماری انسانی طبیعت اختیار کرنے کے قابل بنایا۔ اور وہ نجات دہندہ کی اُس کے درمیانی کے کام میں رہنمائی کرتا، ہمت دیتا اور مدد کرتا رہا۔ اِس کے

علاوہ اِس زمانے میں انجیل کی تبلیغ خصوصاً اُس کے سپرد ہے کیونکہ اُس میں وہ اپنی ترغیب دینے والی طاقت کے ساتھ کام کرتا ہے اور اُس کے پیغام کو آدمیوں کی ضمیر اور عقل پر ایسا واضح کرتا ہے کہ جو اُس کی پُر رحم دعوت سے اِنکار کرتے ہیں اُن کے پاس کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ حصولِ نجات میں رُوح القدُس ہی کارگر عامل ہے وہ اِنسان کو گناہ کے بارے میں قائل کرتا، رُوحانی حقیقتوں کے علم کے بارے میں اُن کو منوّر کرتا، خوشخبری کی بُلاہٹ کو قبول کرنے کے لِئے اُن کو تحریک دیتا۔ مسیح کے ساتھ اُنہیں مِلاتا، اور ایمان، قوّت، پاکیزگی، اِطمینان اور محبّت کا چشمہ ہو کر اُن میں سکونت کرتا ہے۔ وہ کلیسیا میں اُس کی رسُومات کو مُؤثر بنانے، اُس کے شرکاء کو مختلف نعمتیں اور برکتیں عطا کرنے، اُس کے خادموں کو پاک خِدمت کے لِئے بُلانے اور مسح کرنے اور دیگر تمام عُہدہ داروں کو اُن کے خاص کام کے لِئے قابل بنانے کے لِئے زندہ اور حاضر شخصیت کے طور پر سکونت کرتا ہے۔ کلیسیا اُس کے وسیلے محفوظ رہے گی۔ افادہ رُوحانی حاصِل کرے گی۔ ساری دُنیا میں پھیل جائے گی اور آخر کار مسیح کے ساتھ آسمانی مقاموں میں جلال پائے گی۔

پیدائش ۱ : ۲ ؛ ۲ سموئیل ۲۳ : ۲ ؛ ایوب ۲۶ : ۱۳ ؛ زبور ۱۳۹ : ۷ ؛ زکریاہ ۴ : ۶ ؛ متی ۱ : ۱۸ تا ۲۵ - ۴ : ۱ - ۱۲ : ۲۸ - ۲۸ : ۱۹ ؛ لوقا ۱ : ۳۵ - ۴ : ۱۴ ؛ یوحنا ۱۴ : ۱۶، ۲۶ - ۱۵ : ۲۶ - ۱۶ : ۷ تا ۱۴ ؛ اعمال ۱ : ۲، ۸ - ۲ : ۱ تا ۴، ۳۸ - ۷ : ۵۱ - ۸ : ۱۷ - ۱۰ : ۳۸ - ۱۱ : ۱۶، ۷ ؛ رومیوں ۸ : ۹، ۱۱، ۱۴، ۱۶، ۲۶ ؛ ۱کرنتھیوں

۲ : ۴ ، ۱۰ تا ۱۳ – ۱۲ : ۴ ؛ ۲ کرنتھیوں ۱۳ : ۱۴ ؛ گلتیوں ۴ : ۶ – ۵ : ۱۶ تا ۲۳ ، ۲۵ ؛ افسیوں ۲ : ۱۸ – ۳ : ۱۶ – ۴ : ۳۰ ؛ فلپیوں ۱ : ۱۹ ؛ ا تھسلنیکیوں ۱ : ۵ ؛ عبرانیوں ۹ : ۱۴ ؛ ا پطرس ۱ : ۱۱ – ۲ پطرس ۱ : ۲۱ ؛ ا یوحنا ۲ : ۲۰ –

چودھواں مسئلہ

کفّارہ کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے باپ کے مقرّر کرنے اور اپنے پُر فضل اور آزاد فعل سے اپنے آپ کو سب کے لئے فدیہ میں دے دیا۔ گنہگار انسان کا عوضی ہونے میں اُس کی موت ایک خدا کارانہ قربانی تھی جو لامحدود قدر و قیمت رکھتی تھی جس نے الٰہی عدل اور پاکیزگی کا تقاضا پورا کیا اور جس سے معافی اور بحالی حاصل کرنے کے لئے خدا کے پاس بلا رکاوٹ رسائی ہوتی ہے۔ اور اگرچہ یہ کفّارہ ساری دُنیا کے گناہوں کے واسطے دیا گیا تاہم یہ صرف اُن ہی کے لئے مؤثر ہوتا ہے جو مسیح پر اپنا نجات دہندہ ہونے کے لئے رُوح القدس کے ذریعے ایمان لانے کی رہنمائی پاتے ہیں۔

زبور ۴۰: ۷ تا ۸ ـ ۱۳۰: ۷ ؛ متی ۲۰: ۲۸ ؛ یوحنا ۱: ۲۹ ـ ۳: ۱۶ ـ ۱۰: ۱۸ ؛ رومیوں ۳: ۲۵ ـ ۸: ۳، ۴ ؛ ا کرنتھیوں ۱۵: ۳ ؛ گلتیوں ۲: ۲۰ ـ ۳: ۱۳ ؛ ا تیمتھیس ۲: ۴ تا ۶ ـ ۴: ۱۰ ؛ عبرانیوں ۱۰: ۵ تا ۱۰، ۱۴، ۱۹ ؛ ا پطرس ۱: ۱۹ ؛ ا یوحنا ۲: ۲ ـ ۴: ۱۰ ـ

پندرھواں مسئلہ

خوشخبری کی دعوت کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ انجیل کی خوشخبری گنہگاروں کے لئے باوجود گنہگار ہونے کے فضل کا مکاشفہ ہے ـ اور یہ اُن سب کو جو اسے سنتے ہیں ـ مسیح کے وسیلے مُفت اور غیر مشروط نجات کی دعوت پیش کرتی ہے خواہ اُن کی سیرت و حالت کیسی ہی ہو ـ یہ دعوت بذاتہٖ فرمانبرداری کے لئے واجبی تحریک ہے ـ اور گناہ آلودہ ناراضمندی کے سوا اور کوئی بات گنہگار کو انجیل کی قبولیت سے نہیں روکتی ـ

یسعیاہ ۵۵: ۱ ؛ متی ۹: ۱۳ ـ ۱۱: ۲۸ ؛ یوحنا ۳: ۱۶ ـ ۶: ۳۷ ؛ رومیوں ۱: ۱۶، ۱۷ ـ ۱۰: ۸ تا ۱۰ ؛ افسیوں ۱: ۱۳، ۱۴ ؛ عبرانیوں ۴: ۷ ؛ مکاشفہ ۲۲: ۱۷ ـ

سولھواں مسئلہ

نوزادگی کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ نوزادگی لازمی ہے۔ جس سے ہم جو طبعاً رُوحانی طور پر مُردہ ہیں نئے مخلوق بن جاتے، مسیح کے ساتھ ملحق کیے جاتے، گناہ کی غلامی سے چھٹکارا پاتے اور خُدا کی نسبت زندہ کیے جاتے ہیں۔ اور یہ رُوح القدس کا بلاواسطہ فعل ہے۔ جو اپنی قُدرت کی پوشیدہ اور براہِ راست کارکردگی سے اِنسانی رُوح کی سیرت کو تبدیل کرتا ہے۔ عام طور پر سنِ تمیز میں پہنچ کر الٰہی سچائی کے وسیلہ سے نوزادگی واقع ہوتی ہے۔

حزقی ایل ۱۱: ۱۹؛ یُوحنا ۳: ۳ تا ۶؛ ۱کرنتھیوں ۱: ۳۰؛ ۲کرنتھیوں ۵: ۱۷؛ گلتیوں ۴: ۵ تا ۷؛ افسیوں ۲: ۱، ۵۔ ۵: ۲۶؛ ططِس ۳: ۵، ۶؛ یعقوب ۱: ۱۸؛ ۱پطرس ۱: ۲۳۔

سترھواں مسئلہ

نجات بخش ایمان کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ نجات بخش ایمان خدا کی بخشش ہے۔ اس میں نہ صرف اس حقیقت کو تسلیم کیا جاتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح گنہگاروں کا نجات دہندہ ہے بلکہ ساتھ ہی اُس کو دل سے قبول کرنا، اپنا لینا، اور بطور اپنا نجات دہندہ اُس پر پکا بھروسہ رکھنا بھی شامل ہے۔ نیز یہ ایمان جس میں عقل کی قابلیت، دل کا اعتماد اور ارادہ کی فرمانبرداری پائی جاتی ہے۔ کلیتہً مسیح کی مفت اور بے حد دعوت پر منحصر ہے جو خوشخبری میں گنہگاروں کو پیش کی جاتی ہے۔ اور یہ ایمان ہر ایک رُوحانی نعمت اور بتدریج حصولِ نجات کی لازمی اور کُلّی شرط اور ذریعہ ہے۔

مرقس ۱: ۱۵؛ یوحنا ۱: ۱۲ - ۳: ۱۶ - ۲۰: ۲۷، ۲۸؛ اعمال ۱۰: ۴۳ - ۱۵: ۹؛ رومیوں ۱۰: ۱۷ - ۱۳: ۱۴؛ گلتیوں ۲: ۱۶ - ۵: ۶؛ افسیوں ۲: ۸؛ کلسیوں ۲: ۶؛ ۲ تمیتھیس ۱: ۱۲؛ عبرانیوں ۳: ۱۵ - ۱۱: ۶؛ یعقوب ۲: ۱۴ تا ۲۶؛ ۱ پطرس ۱: ۲۱؛

۱ یُوحنّا ۵ : ۴، ۱۰۔

اٹھارہواں مسئلہ

توبہ کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ نجات بخش ایمان کا انجام توبہ ہوتا ہے۔ جس سے مُراد دراصل گُناہ سے پھر کر خُدا کی طرف رجُوع لانا ہے اس میں نہ صرف گُناہ پر افسوس کرنا بلکہ گُناہ سے نفرت رکھنا اور خُدا کی راست شریعت کی فرمانبرداری کی سرگرم خواہش اور خالص نیّت رکھنا بھی شامل ہے اور اگرچہ رُوح القدس کے وسیلے سے ایمان لانے والے گنہگار کے دِل میں توبہ نوبت کو پہنچتی ہے تو بھی یہ گُناہ کے جُرم اور نجاست کے احساس سے اور مسیح میں خُدا کے رحم کی پہچان سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں گو ہمیں توبہ کو گُناہ کا کوئی عوضانہ اور اُس کی مُعافی کا سبب نہیں ماننا چاہئیے۔ تاہم یہ اس قدر ضروری ہے کہ اس کے بغیر کوئی بھی نہیں بچ سکتا۔ اور یہ توبہ خُدا کے سامنے خاکساری سے گُناہ کا اِقرار کرنے اور آدمیوں سے کی ہُوئی بُرائی کی تلافی کرنے سے ظاہر ہوتی ہے۔

یسعیاہ ۵۵: ۷۔ متّی ۳: ۲، ۸۔ لُوقا ۳: ۳، ۸۔ ۵: ۳۲۔ ۱۳: ۵۔ ۱۵: ۱۸۔

۲۴ : ۴۷ ؛ یوحنا ۱۶ : ۸ ؛ اعمال ۲ : ۳۸ – ۱۵ : ۹ – ۲۰ : ۲۱ – ۲۶ :
۲۰ ؛ رومیوں ۲ : ۴ – ۷ : ۲۴ ؛ ۲ کرنتھیوں ۷ : ۱۰ / ۱۱ ؛ ۱ تھسلنیکیوں
۱ : ۹ ؛ ۲ پطرس ۳ : ۹ ۔

اُنیسواں مسئلہ

تصدیق یعنی راستباز ٹھہرائے جانے کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ تصدیق خدا کا وہ عدالتی فعل ہے جس سے وہ اپنے ہی مُفت فضل سے گنہگاروں کا اپنے اور اپنی شریعت کے ساتھ نیا رشتہ قائم رکھتا ہے۔ ایسا کہ وہ اب سے مُعاف کیے جاتے ہیں اور اُس کے حضور راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اور اُس کے حاصل کرنے کا سبب کوئی ایسی بات نہیں جو اُن میں ہو یا اُن سے کی جاتی ہو بلکہ محض مسیح کی کامل راستبازی ہے جس میں وہ سب کچھ شامل ہے جو اُس نے ازراہ فرمانبرداری کیا اور جو دُکھ اُن کے بدلے اُٹھائے جبکہ وہ زمین پر تھا۔ یہ راستبازی اُن کے حساب میں لگائی جاتی ہے اور صرف ایمان کے وسیلے انہیں حاصل ہوتی ہے۔ نیز تصدیق

کا ثبوت پاکیزہ زندگی بسر کرنا ہے۔

یسعیاہ ۵۳ : ۱۱ ؛ اعمال ۱۳ : ۳۹ ؛ رومیوں ۳ : ۲۲ تا ۲۶ - ۴ :
۲۵ - ۵ : ۱، ۹، ۱۶، ۱۸ - ۶ : ۲۲ - ۸ : ۱، ۳۰، ۳۳ ؛ اکرنتھیوں
۶ : ۱۱ ؛ گلتیوں ۲ : ۱۶ - ۳ : ۲۴ ؛ افسیوں ۱ : ۷ ؛ فلپیوں ۳ : ۹ ؛
طِطُس ۳ : ۷ ؛ یعقوب ۲ : ۱۸ -

بیسواں مسئلہ

تبنّی یعنی لے پالک بنانے کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ تبنّی خُدا کے مُفت فضل کا وہ فعل ہے جس سے وہ جو راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں اُس کے نجات یافتہ فرزندوں کے شُمار میں داخل کِئے جاتے ہیں۔ اُس کا نام اُنہیں دیا جاتا اور اُن کو اُس کے بیٹے کا رُوح عنایت کیا جاتا ہے۔ وہ اُس کی پدرانہ حفاظت اور تربیت کے ماتحت آجاتے، خُدا کے گھرانے کی آزادی اور حقوق میں شامل کِئے جاتے، اور تمام وعدوں کے وارث اور جلال

ہیں مسیح کے ہم میراث ٹھہرائے جاتے ہیں۔

یوحنّا ۱: ۱۲؛ رومیوں ۸: ۱۵ تا ۱۷، ۲۳؛ ۲کرنتھیوں ۶: ۱۸؛ گلتیوں ۳: ۲۶ - ۴: ۴ تا ۶؛ افسیوں ۱: ۵؛ طِطُس ۳: ۷؛ عِبرانیوں ۱۲: ۷، ۸؛ ۱یوحنّا ۳: ۱؛ مکاشفہ ۳: ۱۲۔

اِکیسواں مسئلہ

تقدیس یعنی پاک کئے جانے کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ تقدیس اُس بڑی تبدیلی کو جو نوزادگی سے واقع ہوتی ہے کمال تک پہنچانے کا کام ہے اور اِس سے مُراد گُناہ کے زور اور نجاست سے بتدریج مخلصی پانا اور ساتھ ہی پاک سیرت میں ترقّی کرنا ہے۔ یہ رُوح کی قوّت سے جو دل میں بستا ہے عمل میں آتی ہے جس سے مسیح کے ساتھ شراکت قائم رکھی جاتی ہے اور پاکیزہ رُجحانات ترقی پاتے ہیں۔ تقدیس کے سلسلے میں ایماندار اِس لئے بُلایا جاتا ہے کہ رُوح القدس سے تعاون کر کے ایمان لائے اور توبہ کرے،

نیّت اور فعل میں حقیقی فرمانبرداری کرے ، اپنے آپ کو خُدا کی مرضی کے سپُرد کرے اور فضل کے ظاہری وسیلوں کو تن دہی سے استعمال کرے اگرچہ ایمان کی کمی اور انسانی کمزوری کے باعث موجُودہ زندگی میں ایماندار کاملیّت کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے پھر بھی اُن کا فرض ہے کہ خُدا کی مرضی کی پُوری پُوری مُطابقت اُن کا نشانہ ہو جس کے قریب وُہ تجربہ میں بڑھنے اور مسیح کو اور زیادہ اپنانے سے پہنچ سکتے ہیں۔

زبُور ۱۹ : ۱۲ ، ۱۳ ؛ حزقی ایل ۳۶ : ۲۵ تا ۲۷ ؛ متی ۵ : ۴۸ ؛ یُوحنّا ۱۷ : ۱۷ ؛ اعمال ۱۵ : ۹ – ۲۰ : ۳۲ ؛ رُومیوں ۶ : ۱ تا ۶ ، ۱۲ ، ۱۴ – ۷ : ۱۸ ، ۲۳ – ۸ : ۱۳ – ۱۲ : ۱۴ ؛ ۱ کرنتھیوں ۱ : ۳۰ – ۶ : ۱۱ ؛ ۲ کرنتھیوں ۳ : ۱۸ – ۷ : ۱ ؛ گلتیوں ۲ : ۲۰ – ۵ : ۱۶ ، ۱۷ ، ۲۴ ؛ اِفسیوں ۱ : ۴ – ۳ : ۱۶ تا ۱۹ – ۴ : ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۵ ، ۱۶ ، ۲۳ ، ۲۴ – ۵ : ۲۶ – ۶ : ۱۰ ؛ فلپیوں ۲ : ۱۲ ، ۱۳ – ۳ : ۱۲ تا ۱۴ – ۴ : ۱۳ ؛ کلسیوں ۱ : ۱۰ ، ۱۱ ؛ ۱ تھسلنیکیوں ۵ : ۲۳ ؛ ۲ تھسلنیکیوں ۲ : ۱۳ ؛ ۲ تیمتھیس ۲ : ۲۱ ؛ عبرانیوں ۱۲ : ۱ ، ۱۴ ؛ ۱ پطرس ۱ : ۲ – ۲ : ۱۱ ؛ ۲ پطرس ۳ : ۱۸ ؛ ۱ یُوحنّا ۱ : ۵ تا ۱۰ – ۳ : ۶ ، ۹ – ۵ : ۴ –

بائیسواں مسئلہ

مسیح کے ساتھ اتحاد یعنی پیوستہ ہونے کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ تمام جو نجات بخش ایمان کے ذریعے مسیح کو قبول کرتے ہیں۔ رُوح القدس کے وسیلے اُس کیساتھ پُراسرار اتحاد میں ایک ہو جاتے ہیں۔ اِس طرح اِس حقیقت سے کہ مسیح گُناہ اُٹھا لے جانے والا اور زندگی بخشنے والا ہے وہ اُس کے ساتھ زندہ رشتہ حاصل کرتے ہیں اور نتیجۃً خُدا کے سامنے اپنی مقبولیت، طبیعت کے نئے ہونے، اور پاکیزگی اور پھلداری میں ترقی کو یقینی طور پر حاصل کرتے ہیں۔ یُوں ایماندار اپنے سر یعنی مسیح کے ساتھ مِل کر اُس کی زندگی سے جو اُن کو ملتی ہے پرورش پا کر ایک ہی رُوحانی وجُود میں۔ جو مسیح کا بدن کہلاتی ہے باہم پیوستہ ہو جاتے ہیں۔

یُوحنّا ۱۴: ۱۹- ۱۵: ۱ تا ۵ - ۱۷: ۲۱ تا ۲۳؛ رُومیوں ۶: ۳ تا ۵- ۸: ۱؛ ۱کرنتھیوں ۱: ۳۰- ۱۲: ۱۲، ۱۳، ۲۷؛ ۲کرنتھیوں ۴: ۱۰، ۱۱-

۵: ۱۷؛ افسیوں ۱: ۲۳ - ۵: ۳۰؛ کلسیوں ۲: ۱۹،۱۰۔

تئیسواں مسئلہ

ایمانداروں کی استقامت کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا کے اصلی مقصد، بے تبدیل محبّت، اور متواتر کارپردازی کے باعث وُہ تمام جو مسیح کے زِندہ اتحاد میں شامِل کِئے جاتے ہیں اور اُس کے پُراسرار بدن کے اجزا بن جاتے ہیں۔ فضل کی حالت میں مُستقِل طور پر قائم رہتے اور آخِر کار جلال میں کامِل کِئے جاتے ہیں۔ اگرچہ وُہ گُناہ میں گِرتے اور تاوقتیکہ وُہ اپنے آپ کو فروتن نہ بنائیں اور اِقرار نہ کریں خُدا کی پدرانہ ناراضگی کے تحت رہتے ہیں پھر بھی وُہ دائماً برگشتہ نہیں ہو جاتے۔ نیز ایمانداروں کی یہ استقامت رُوح اُلقدس کے ذریعے اور اُن کی معقولیت کے تحت پُوری ہوتی ہے۔ ساتھ ہی نوشتوں کی آگاہیاں، خبرداریاں اور نصیحتیں جو اُن سے مخاطب ہوتی ہیں۔ اُنہیں اپنے تئیں جانچنے، بیدار ہونے، دُعا مانگنے اور تمام پاک رسُوم کو وفاداری سے ماننے کی طرف مائل کرتی ہیں۔

زبُور ۵۱: ۱ تا ۱۷ - ۲۳: ۷۳؛ یرمیاہ ۳۱: ۳ - ۳۲: ۴۰؛ متی ۲۴:

۲۴ - ۲۶ : ۶۹ تا ۷۴ ؛ لوقا ۲۲ : ۳۱ ، ۳۲ ؛ یوحنا ۸ : ۳۱ - ۱۰ : ۲۸ ،
۲۹ - ۱۷ : ۲ ، ۳ ، ۱۱ ، ۲۴ ؛ رومیوں ۸ : ۳۱ تا ۳۹ ؛ ۱ کرنتھیوں ۱ : ۸ ،
۹ - ۹ : ۲۷ ؛ ۴ : ۳۰ ؛ فلپیوں ۱ : ۶ ؛ ۲ تھسلنیکیوں ۳ : ۳ ؛ ۲ تیمتھیس
۲ : ۱۹ ؛ عبرانیوں ۳ : ۱۲ - ۴ : ۱ ، ۷ - ۶ : ۴ تا ۶ ، ۹ ، ۱۰ - ۷ : ۲۵ -
۱۰ : ۱۰ ، ۱۴ - ۱۳ : ۲۰ ، ۲۱ ؛ ۱ پطرس ۱ : ۵ ، ۸ ، ۹ ؛ ۲ پطرس ۱ : ۱۰ ؛
۱ یوحنا ۲ : ۱۷ ، ۱۹ ، ۲۷ ؛ ۳ : ۹ ؛ یہوداہ ۲۰ : ۲۱ ، ۲۴

چوبیسواں مسئلہ

تیقن کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ایماندار شروع ہی سے اپنے ایمان کے اندازہ کے موافق قائلیت رکھتا ہے کہ وہ نجات یافتہ ہے۔ اور یہ ابتدائی یقین خدا کے وعدے، قدرت اور وفاداری پر مبنی ہے۔ علاوہ ازیں جس قدر وہ خدا کے فرزندوں کی نعمتوں اور اپنے باطن میں روح القدس کی گواہی کو محسوس کرتا ہے اسی قدر اس کے جذبات اور احساسات میں بھی یقین آجاتا ہے۔ نیز یہ ہر ایماندار کا حق اور فرض ہے کہ نجات کے تیقن کو حاصل کرنے کے لئے جانفشانی کرے جس سے وہ خوشی اور اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کر سکے، شکرگزاری اور محبت سے خدا

کی طرف زیادہ بڑھ سکے اور کامل تر فرمانبرداری اور خِدمت گزاری کر سکے۔

زبُور ۲۳ : ۱ تا ۶ – ۷۳ : ۲۳ تا ۲۶ ؛ رُومیوں ۵ : ۲، ۵ – ۸ : ۱۴،
۳۸، ۳۹ – ۱۵ : ۱۳ ؛ ۲ کرنتھیوں ۱ : ۲۱، ۲۲ ؛ افسیوں ۱ : ۱۳، ۱۴ –
۴ : ۳۰ ؛ کلسیوں ۲ : ۲ ؛ ۲ تیمتھیُس ۱ : ۱۲ ؛ طِطُس ۲ : ۱۱ تا ۱۴ ؛
عِبرانیوں ۶ : ۱۱، ۱۷ تا ۱۹ – ۱۰ : ۲۲ ؛ ۱ پطرس ۱ : ۳ ؛ ۲ پطرس ۱ :
۴، ۱۰، ۱۱ ؛ ۱ یُوحنّا ۲ : ۳ – ۳ : ۲، ۳، ۱۴، ۱۹، ۲۱، ۲۴ – ۴ :
۱۳، ۱۶ – ۵ : ۱۳ –

پچیسواں مسئلہ

خُدا کی شریعت کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا کی اخلاقی شریعت کو ماننا دائمی فرض ہے جس کا لبِ لباب دس احکام میں پایا جاتا ہے۔ وہ نبیوں کے وسیلے مشتہر کی گئی اور یسوع مسیح کی زندگی اور تعلیم میں اُس کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ یہ نہ صِرف راستباز اعمال اور الفاظ طلب کرتی ہے بلکہ یہ بھی کہ دل کی نیّت اور حالت راست ہو۔ یہ سارے آدمیوں کے لئے مستقل طور

پر خدا کی بے تبدیل پاک مرضی اُن کے سامنے رکھنے، گناہ کی حقیقت کو اُن پر روشن کرنے اور فضل کی خوشخبری کے لئے راہ تیار کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ ایماندار تصدیق کی بدولت شریعت کو نجات کی شرط مان کر اِس کے ماتحت نہیں ہیں تو بھی اُن پر فرض ہے کہ اِسے اپنے عمل کا قانون اور چال چلن کا معیار جان کر اس کی فرمانبرداری کریں۔

زبور ۱۹ : ۷، ۸، ۱۱ - ۱۱۹ : ۴ ؛ یرمیاہ ۳۱ : ۳۳ ؛ متی ۵ : ۱۷ تا ۱۹،
۲۱ تا ۴۸ - ۶ : ۱ تا ۳۴ - ۲۲ : ۳۷ تا ۴۰ ؛ اعمال ۱۳ : ۳۹ ؛ رومیوں
۳ : ۲۰، ۳۱ - ۶ : ۱۴ - ۷ : ۴، ۶، ۷، ۹، ۱۲، ۱۴، ۲۲، ۲۵ - ۸ :
۴ - ۱۰ : ۴ - ۱۳ : ۸ ؛ ۱ کرنتھیوں ۷ : ۱۹ - ۹ : ۲۰، ۲۱ ؛ گلتیوں ۲ : ۱۶ -
۳ : ۱۳، ۲۱، ۲۴ - ۴ : ۴، ۵ - ۵ : ۱۴ ؛ افسیوں ۶ : ۲، ۳ ؛ ۱ تیمتھیس
۱ : ۸ ؛ عبرانیوں ۸ : ۱۰ ؛ یعقوب ۱ : ۲۵ - ۲ : ۸، ۹، ۱۲ ؛ ۱ یوحنا ۲ :
۳، ۴، ۷، ۸ -

چھبیسواں مسئلہ

خدا کے کلام کے مطالعہ کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ پاک نوشتے جو خدا کا لکھا ہوا کلام ہے

انسان کی رُوحانی ضرورِیات کے مُطابق ہیں۔ ساری تعلیم جو نجات کے لِئے ضرورُی ہے اور ساری باتیں جو زِندگی اور دینداری سے تعلق رکھتی ہیں اُن میں شامل ہیں۔ اِس لِئے یہ ہماری تعظیمانہ توجّہ اور گہری سوچ کے حقدار اور طلبگار ہیں۔ نیز رُوح القدس کے وسیلے منوّر عقل اور دُعائیہ بچار کے ساتھ اِن کا پڑھنا اور مُطالعہ کرنا زِندگی اور چال چلن کو تبدیل کرنے کے لِئے ہمیشہ فضل کا مُوثر وسیلہ ثابت ہوتا ہے۔

زبُور ۱:۱تا۳ ۔ ۱۹: ۷ ۔ ۱۱۹: ۱۳۰؛ متی ۲۱: ۴۲ ۔ ۲۲: ۲۹؛ لوقا ۲۴: ۲۷، ۳۲؛ یُوحنا ۵: ۳۹؛ اعمال ۸: ۳۰ تا ۳۵ ۔ ۱۷: ۱۱؛ رومیوں ۱۵: ۴؛ افسیوں ۶: ۱۷، ۱۸؛ ۱تھِمُتھِیُس ۴: ۶؛ ۲تھِمُتھِیُس ۳: ۱۵تا۱۷؛ عبرانیوں ۴: ۲؛ یعقوب ۱: ۲۱، ۲۵۔

ستائیسواں مسئلہ

دُعا کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ دُعا خُدا کے ساتھ رفاقت رکھنے کی ایک لازمی شرط اور رُوحانی ترقی اور موعودہ رحمتوں کو حاصل کرنے کے لِئے نہایت ضرورُی ہے۔ وہ ہمیشہ مسیح کے نام میں اُس کی خُوبیوں پر تکیہ کرتے ہوئے

رُوح القدس کی مدد سے مانگنی چاہیئے۔ اِس میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہیں۔ تمجید، شکرگزاری، آرزو، خُدا کے ساتھ گفتگو میں رُوح کو اُنڈیلنا، گناہوں اور خطاؤں کا اقرار، مُعافی اور انجیل میں وعدہ کی ہُوئی تمام برکتوں کے لِئے مِنّت اور ایسی دُنیوی نعمتوں کے لِئے درخواست جو خُدا کی مرضی کے مُطابق ہوں۔ نیز فضل کے تخت کے سامنے دُوسروں کو یاد کرنا ایک فرض ہے جِس کے بغیر دُعائیہ زِندگی کامِل نہیں ہوسکتی۔ خُدا نے آدمیوں کو نجات دینے میں، اپنی بادشاہت کی وسعت کی ترقّی میں اور زمین پر اپنی مرضی کو پُورا کرنے میں اپنے فرزندوں کی سفارشی دُعا کو لازمی جگہ دی ہے۔

نحمیاہ ۱ : ۴ تا ۱۱؛ زبور ۱۷ : ۱ - ۳۲ : ۵ - ۶۲ : ۸ - ۱۲۲ : ۶؛ حزقی ایل ۳۶ : ۳۷؛ دانی ایل ۹ : ۴؛ متّی ۵ : ۴۴ - ۶ : ۹ تا ۱۵ - ۷ : ۷، ۸، ۱۱؛ مرقس ۱۱ : ۲۴؛ لُوقا ۱۱ : ۲ تا ۴ - ۱۸ : ۹ تا ۱۴؛ یُوحنّا ۱۴ : ۱۳، ۱۴ - ۱۶ : ۲۳، ۲۴؛ اعمال ۹ : ۱۱؛ رُومیوں ۸ : ۲۶، ۲۷؛ اکرنتھیوں ۱ : ۴؛ افسیوں ۱ : ۳، ۵ تا ۲۳ - ۳ : ۱۴ تا ۱۹ - ۶ : ۱۸، ۱۹؛ فِلپّیوں ۱ : ۹ - ۴ : ۶؛ کُلسیوں ۴ : ۳، ۱۲؛ اتھسلنیکیوں ۵ : ۲۵؛ اتِیمتھیُس ۲ : ۱ تا ۴، ۸؛ عِبرانیوں ۴ : ۱۶؛ یعقُوب ۱ : ۵ تا ۸ - ۵ : ۱۶؛ اپطرس ۲ : ۵؛ ایُوحنّا ۱ : ۹ - ۵ : ۱۴، ۱۵؛ یہُوداہ ۲۰ : ۲۱، ۲۵۔

اٹھائیسواں مسئلہ

حمد و ستائش کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا اپنے جلالی کمالات کے باعث جو تخلیق، پروردگاری اور مخلصی میں ظاہر ہوتے ہیں تمام حمد اور تمجید کے لائق ہے۔ ستائش جو عبادت کا ایک خاص حصہ ہے۔ راگ کے ذریعے الفاظ میں کی جاتی ہے۔ نیز اس کام میں مزامیر (زبور) اپنے الٰہی الہام، اپنی فوقیت اور اپنے ظاہری مقصد کے سبب سے مستقل استعمال کے لئے مقرر ہیں۔ ان کے ساتھ ہی قابلِ قبول انجیلی گیت اور روحانی غزلیں جن میں مسیحی زندگی کے تجربات، حقوق اور فرائض کا اظہار ہو گائے جا سکتے ہیں۔

۲سموئیل ۲۳: ۱، ۲؛ ۱تواریخ ۱۶: ۷تا ۹، ۲۳؛ ۲تواریخ ۲۹: ۳۰؛ زبور ۴۷: ۶، ۷ - ۹۵: ۱، ۲ - ۱۰۵: ۲ - ۱۳۷: ۳ - ۱۴۷: ۱ - ۱۵۰: ۱، ۲؛ متی ۲۶: ۳۰؛ لوقا ۲: ۲۰ - ۲۴: ۴۴؛ اعمال ۱: ۲۰؛ رومیوں ۱۵: ۹؛ افسیوں ۱: ۶، ۱۲، ۱۴ - ۵: ۱۹؛ کلسیوں ۳: ۱۶؛ ۲تمتھیس ۳: ۱۶؛ مکاشفہ ۴: ۱۱ - ۵: ۹تا ۱۴ - ۱۴: ۳ - ۱۵: ۳، ۴ -

اُنتیسواں مسئلہ

سبت ماننے کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ پاک سبت جو شروع میں تخلیق کی یادگار تھا ایک مقررہ آئین ہے جس کی بُنیاد خُدا کی ظاہر کردہ مرضی میں پائی جاتی ہے اور جو اِنسان کی جسمانی، اخلاقی اور رُوحانی بہتری کے لِئے قائم ہُوا اور تمام زمانوں اور قوموں کے لِئے مقصود تھا۔ نیز دُنیا کے منجّی کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی یادگار میں اِس کی تبدیلی ہفتہ کے آخری دِن سے ہفتہ کے پہلے دن یعنی اتوار میں مسیح کے اپنے نمونہ اور رسولی منظوری سے واقع ہُوئی۔ ہر ایماندار کو اِس دِن کی برکتوں کے واسطے شکرگزاری کرتے ہُوئے سبت یا خُداوند کے دِن میں ضرورت اور رحم کے کاموں کے سوا دُنیوی کاروبار اور تفریحات سے باز رہنا اور سارا دِن جماعتی اور خلوتی عبادت، رُوحانی امور کی طرف توجّہ اور مسیحی کاموں میں مشغول رہنا چاہیئے اور ہر اِنسان کو اُس کی بڑی اور بے شمار برکتوں کے باعث اتوار کو جو قریباً عالمگیر آرام کا دِن مانا گیا ہے قائم رکھنا اور بے حُرمتی سے بچانا چاہیئے۔

پیدائش ۲: ۲، ۳؛ خروج ۲۰: ۸ تا ۱۱ - ۳۱: ۱۳؛ احبار ۱۹: ۳۰؛

نحمیاہ ۱۳: ۱۵ تا ۲۲ ؛ یسعیاہ ۵۶ : ۲ تا ۷ - ۵۸ : ۱۳، ۱۴- ۶۶ :
۲۳ ؛ یرمیاہ ۱۷ : ۲۴ تا ۲۷ ؛ متّی ۵ : ۱۷، ۱۸- ۱۲ : ۲ تا ۱۲ ؛ مرقس
۲ : ۲۷، ۲۸ ؛ لوقا ۴ : ۱۶ ؛ یوحنّا ۲۰ : ۱۹، ۲۶ ؛ اعمال ۲ : ۱- ۲۰ :
۷ ؛ اکرنتھیوں ۱۶ : ۲ ؛ مکاشفہ ۱ : ۱۰-

تیسواں مسئلہ

سیکرمینٹوں کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ بپتسمہ اور عشائے ربّانی کے سیکرمینٹ مسیح نے مقرر کئے ہیں اور ہمیشہ اُن کو ماننا ہمارا واجبی فرض ہے۔ یہ اُن کے لئے جو اُنہیں ایمان سے لیتے ہیں۔ نئے عہد کی علامات، مُہریں اور فضل حاصل کرنے کے وسائل ہیں۔ نیز اُن کے ماننے سے کلیسیا اپنے خداوند کا اقرار کرتی ہے۔ اور ریدنی طور پر دُنیا سے الگ سمجھی جاتی ہے۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ باپ، بیٹے اور پاک رُوح کے نام میں بپتسمہ پانا وہ سیکرمینٹ ہے جو کلیسیائی شراکت کا نشان ہے جس سے مسیح کے ساتھ اتحاد، نوزادگی اور رُوح کے ذریعے صفائی، گناہوں کی مُعافی اور ہمارا اِقرار کہ ہم خُداوند ہی کے ہیں۔ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ بپتسمہ پانے

والے شخص پر پانی انڈیلنے یا چھڑکنے کے طریقے سے صحیح طور پر ادا
کیا جاتا ہے لیکن طریقہ کوئی بحث طلب امر نہیں ہے (البتہ کلیسیا غوطہ
سے بھی بپتسمہ کا جواز مانتی ہے لیکن یونائیٹڈ پریسبٹیرین کلیسیائے
پاکستان دوبارہ بپتسمہ کی قائل نہیں)۔ بپتسمہ بالغ ایمانداروں کو ہی
نہیں بلکہ ایمانداروں کے بچوں کو بھی پیشتر ازیں کہ وہ سن تمیز کو پہنچیں
والدین کے ایمان پر دیا جاتا ہے۔ یُوں والدین اپنے بچوں کے لئے اُن
فوائد کو حاصل کرتے ہیں جو سیکرمنٹ میں پیش کیے جاتے ہیں اور خُداوند
کی تربیت اور نصیحت میں اُن کی پرورش کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ عشائے ربانی مسیح کے ساتھ رفاقت اور
شراکت رکھنے کا سیکرمنٹ ہے۔ جس میں مسیح اور اُس کی صلیبی قربانی
کی یادگار میں روٹی اور شیرہ شکرگزاری کے ساتھ دیا اور لیا جاتا ہے اور
جو ایمان کے ساتھ انہیں لیتے ہیں وہ فضل میں ترقی پانے کے لئے
رُوحانی طور پر خُداوند مسیح کے بدن اور خون میں شریک ہوتے ہیں۔ اِس
میں تمام گناہوں سے پاک ہونے کی حقیقی خواہش، خُداوند مسیح میں حقیقی
اور زندہ ایمان اور سب کے ساتھ برادرانہ اُلفت کے بارے میں پہلے
سے اپنے آپ کو جانچنے کے بغیر شریک نہیں ہونا چاہیئے۔ نیز وہ تمام جنہوں
نے مسیح میں اپنے ایمان کا اقرار کیا ہے اور مسیحی زندگی بسر کر رہے ہیں۔
عشائے ربانی میں مدعو کیے جانے چاہئیں۔

پیدائش ۱۷: ۷؛ یسعیاہ ۵۲: ۱۵؛ حزقی ایل ۳۶: ۲۵؛ متی
۲۶: ۲۶ تا ۳۰ - ۲۸: ۱۹؛ مرقس ۱۰: ۱۳ تا ۱۶ - ۱۴: ۲۲ تا ۲۵

لوقا ۱: ۱۵ تا ۱۷ - ۲۲: ۱۷ تا ۲۰؛ یوحنا ۳: ۵ - ۶: ۴۸ تا ۵۸؛ اعمال ۲: ۳۸ تا ۴۱ - ۸: ۱۲، ۳۶، ۳۸ - ۱۶: ۱۵، ۳۳ - ۲۲: ۱۶؛ رومیوں ۴: ۱۱ - ۶: ۳، ۴؛ ا کرنتھیوں ۷: ۱۴ - ۱۰: ۱ تا ۴، ۱۶، ۱۷، ۲۱ - ۱۱: ۲۳ تا ۳۴ - ۱۲: ۱۳؛ گلتیوں ۳: ۲۷؛ افسیوں ۵: ۲۵، ۲۶؛ کلسیوں ۲: ۱۲؛ ططس ۳: ۵؛ ا پطرس ۳: ۲۱۔

اکتیسواں مسئلہ

واجب قسموں اور منتوں کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ قسم عبادت کا ایک فعل ہے جس میں ہم اپنے قول کی سچائی کی گواہی کے لئے یا آیندہ کسی فرض کی ادائیگی کی رضاکارانہ ذمہ داری لیتے وقت سچے اور زندہ خدا کو گواہ ٹھہراتے ہیں۔ جس سے یہ مراد ہے کہ اگر ہم اپنے اقرار میں جھوٹ بولیں یا جھوٹے ٹھہریں تو خدا ہمیں مجرم ٹھہرائے گا۔ قسم کھانا اُسی وقت مناسب ہے جس وقت سنجیدہ اور پورے طور پر واجبی اغراض مقصود ہوں یا اعتبار حاصل کرنے اور جھگڑے کو مٹانے کے لئے خدا کو گواہ ٹھہرانا ضروری ہو یا کلیسیا یا حکومت اسے طلب کرے۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ منت وہ وعدہ ہے جو حاصل شدہ نعمت یا

خواہش کی ہوئی چیز کے ملنے کی شکرگزاری میں باقاعدہ طور پر خدا سے کیا جاتا ہے۔ قسم کی مانند منّت کی اصل بھی پاک اور مقدّس ہے۔ کیونکہ اس میں خدا ہی ہے جس سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ نیز منّت ہم کو مجبور نہیں کرسکتی کہ وہ کریں جو واجب اور غیر ممکن ہو اور نہ ہی یہ اُس وقت قائم رہتی ہے جب اُس پر قائم رہنا ہمارے رُوحانی فوائد کے ناموافق ہو۔ علاوہ ازیں معمولی موقعہ پر منّت ماننا یا راستی سے منّت مان کر اُس کو پُورا نہ کرنا کُفر کا مجرم ہو جانا ہے۔

پیدائش ۲۴ : ۲ تا ۹ - ۲۸ : ۲۰ تا ۲۲ ؛ خروج ۲۰ : ۷ ؛ احبار ۱۹ : ۱۲ - استثنا ۶ : ۱۳ - ۱۰ : ۲۰ - ۲۳ : ۲۱ ؛ قضاۃ ۱۱ : ۳۰ ، ۳۶ ، ۳۹ ؛ ۲ تواریخ ۶ : ۲۲ ، ۲۳ ؛ نحمیاہ ۵ : ۱۲ - ۱۳ : ۲۵ ؛ زبور ۱۵ : ۴ - ۶۱ : ۸ - ۶۶ : ۱۳ ، ۱۴ - ۷۶ : ۱۱ - ۱۱۶ : ۱۴ ؛ امثال ۲۰ : ۲۵ ؛ واعظ ۵ : ۵ ، ۷ یسعیاہ ۶۵ : ۱۶ ؛ یسعیاہ ۴۸ : ۱ ؛ متی ۵ : ۳۳ تا ۳۷ ؛ مرقس ۶ : ۲۳ ، ۲۶ ؛ اعمال ۱۸ : ۱۸ - ۲۳ : ۱۲ تا ۱۴ ؛ ۲ کرنتھیوں ۱ : ۲۳ ؛ گلتیوں ۱ : ۲۰ ؛ عبرانیوں ۶ : ۱۶ ؛ یعقوب ۵ : ۱۲ ۔

بتیسواں مسئلہ

کلیسیا کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ایک ہی عالمی یا عالمگیر پاک کلیسیا ہے۔ جس میں ہر ایک زمانہ اور ہر ایک قوم کے وہ تمام لوگ شامل ہیں۔ جن کو خدا نے نجات کے لیئے برگزیدہ کیا ہے، جنہیں خداوند یسوع مسیح نے مخلصی دی ہے اور جو رُوح القدس کے ذریعے اپنے زندہ سر مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو کر اُس میں ایک ہی رُوحانی بدن ہیں۔ یہ مسیح کی مرضی ہے کہ اُس کی کلیسیا ظاہری اخوت کی صورت میں زمین پر قائم رہے جس میں وہ سب جو اپنے ایمان اور اُس کے حکموں کی فرمانبرداری کرنے کا اقرار کرتے ہیں اپنے بچوں سمیت شامل ہیں۔ یوں کلیسیا اُس کے نام کا اقرار کرنے، خدا کی عبادت کرنے، کلام کی منادی اور تعلیم دینے، سیکرمنٹوں کی ادائیگی، خدا کے فرزندوں کی تربیت اور یگانگت، انجیل کی اشاعت اور قومی راستبازی کی ترقی کے لیئے باقاعدہ منظم ہے۔ کل دُنیا کی مختلف کلیسیائیں یا کلیسیائی فرقے جو مسیحیت کی بُنیادی سچائیوں کو مانتے ہیں اور جو مانتے ہیں کہ یسوع مسیح الٰہی ہستی یعنی خداوند اور نجات دہندہ ہے ایک ہی ظاہری کلیسیا میں تصوّر کیئے جانے چاہئیں۔

زبور ۲ : ۸ - ۲۲ : ۲۷ تا ۳۱ ؛ متی ۱۶ : ۱۸ - ۱۸ : ۱۷ - ۲۸ : ۱۸ تا
۲۰ ؛ یوحنا ۱۰ : ۱۶ - ۱۷ : ۲۱ ، ۲۴ - ۲۱ : ۱۵ تا ۱۷ ؛ اعمال ۸ : ۱ -
۱۳ : ۱ - ۲۰ : ۲۸ ؛ رومیوں ۱۵ : ۹ تا ۱۲ - ۱۶ : ۱ ، ۳ تا ۵ ، ۱۶ ،
۲۳ ؛ ۱کرنتھیوں ۱ : ۲ - ۴ : ۱۷ - ۱۰ : ۳۲ - ۱۲ : ۱۲ ، ۱۳ ، ۲۸ - ۱۵ :
۹ - ۱۶ : ۱۹ ؛ گلتیوں ۱ : ۲ ، ۱۳ ، ۲۲ ؛ افسیوں ۱ : ۱۰ ، ۲۲ ، ۲۳ -
۲ : ۱۹ ، ۲۰ - ۳ : ۱۰ - ۴ : ۱۱ تا ۱۳ - ۵ : ۲۳ تا ۳۲ ؛ فلپیوں ۳ : ۶ -
۴ : ۱۵ ؛ کلسیوں ۱ : ۱۸ ، ۲۴ ؛ ۱تیمتھیس ۳ : ۱۵ ؛ عبرانیوں ۱۲ : ۲۳ ؛
مکاشفہ ۷ : ۹ ، ۱۰ - ۲۲ : ۱۶ -

تینتیسواں مسئلہ

کلیسیائی تنظیم کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح ہی کلیسیا کا اعلیٰ اور واحد سر ہے جس کے زیر اختیار اور جس کی مرضی کے مطابق کلیسیائی عبادت، تعلیم، ضوابط اور انتظام چلایا جانا چاہیئے۔ اور اُن سب کے ذریعے جو کلیسیا کے عہدوں پر باقاعدہ طور پر خدمت کرتے ہیں۔ مسیح وسیلتہً اپنا اختیار استعمال کرتا اور اپنے قوانین کو چلاتا ہے۔ نیز کلیسیائی تنظیم اور انتظام کا پریسبٹرین طریقہ پاک نوشتوں کے مطابق ہے۔

متی ۱۶: ۱۹ - ۱۸: ۱۷، ۱۸ - ۲۸: ۱۸ تا ۲۰؛ یوحنا ۲۰: ۲۳؛
اعمال ۱۴: ۲۳ - ۱۵: ۲ تا ۲۹ - ۱۶: ۴ - ۲۰: ۱۷، ۲۸؛ ۱کرنتھیوں ۱۲: ۲۸؛ ۲کرنتھیوں
۲: ۶ تا ۸؛ افسیوں ۴: ۱۱، ۱۲ - ۵: ۲۴؛ فلپیوں ۱: ۱؛ کلسیوں
۱: ۱۸؛ ۱تھسلنیکیوں ۵: ۱۲؛ ۱تیمتھیس ۳: ۱ تا ۱۳ - ۴: ۱۴ -
۵: ۱۷؛ طِطُس ۱: ۵ تا ۹؛ عبرانیوں ۱۳: ۷، ۱۷، ۲۴؛ ۱پطرس
۵: ۱ -

چونتیسواں مسئلہ

دینی خِدمت کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح نے کلیسیا کا سَر ہو کر اُس میں میل ملاپ کی منصبی خِدمت مقرر کی ہے اور وہ آدمیوں کو اُن کے دِلوں میں رُوح القدس کے کام کرنے سے اور وسائل ایزدی سے اُس خِدمت کے لِئے بلاتا ہے۔ لہٰذا جو لوگ بلائے جاتے ہیں بذریعہ مخصُوصیت علیحدہ کئے جاتے ہیں۔ نیز اِس مخصُوصیت سے وہ سنجیدہ طور پر اپنے پاک عُہدہ کے اقتدار، اختیارات اور فرائض سے سرفراز ہوتے ہیں۔

متی ۹: ۳۸؛ اعمال ۱۳: ۲، ۳؛ ۱کرنتھیوں ۳: ۵ - ۴: ۱ - ۱۲: ۲۸؛ ۲کرنتھیوں ۵: ۱۸؛ افسیوں ۴: ۱۱، ۱۲ - ۶: ۲۱؛ فلپیوں ۱: ۱؛ کلسیوں ۱: ۷ - ۴: ۷، ۱۷؛ ۱تھسلنیکیوں ۳: ۲؛ ۱تیمتھیس ۴: ۱۴ - ۵: ۲۲؛ ۲تیمتھیس ۱: ۶ - ۴: ۵؛ عبرانیوں ۱۳: ۷، ۱۷؛ ۱پطرس ۵: ۱ تا ۴۔

پینتیسواں مسئلہ

کلیسیائی شراکت کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اُن تمام کے لئے جنہوں نے مسیح کو اپنا مخلصی دینے والا مان لیا ہے ضرور ہے کہ دیدنی کلیسیا کی کسی شاخ میں شامل ہو جائیں تاکہ اُس کے شرکاء کے حقوق اور ذمہ داریوں میں حصہ لیں اور آدمیوں کے سامنے مسیح کا اقرار کریں علاوہ بر این کلیسیا کے ضوابط و دستورات کا احترام کرتے ہوئے اور ہر موقعہ و بے موقعہ اُس کی بہبودی کے خواہاں رہتے ہوئے ضرور ہے کہ مسیح کے ماتحت کلیسیا کے کمال وفادار ہوں۔ ساتھ ہی چاہیئے کہ وہ اُن تمام پوشیدہ یا علانیہ تعلقات کو ترک کر دیں جو اُن کی کلیسیائی تابعداری کے لئے مضر اور مسیحی فرائض کی انجام دہی میں رکاوٹ کا باعث ہوں۔

متی ۱۰ : ۳۲ ؛ اعمال ۲ : ۴۱ ، ۴۲ ، ۴۷ - ۱۱ : ۲۶ ؛ ۱کرنتھیوں ۱۰ :
۳۲ - ۱۲ : ۱۳ - ۱۶ : ۲ ؛ ۲کرنتھیوں ۶ : ۱۴ تا ۱۸ ؛ اِفسیوں ۴ :
۱۱ تا ۱۳ - ۵ : ۱۱ ؛ ۱تیمتھیُس ۳ : ۱۵ ؛ عبرانیوں ۱۰ : ۲۵ ؛ ۱یوحنا
۲ : ۱۵ ، ۱۶ ، ۱۹ ؛ مکاشفہ ۱۸ : ۴ -

چھتیسواں مسئلہ

خاندان کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خاندان اِنسانی معاشرہ کا ایک جُز اور انسانی بہتری کے لئے بنیادی چیز ہے چُونکہ شادی خُدا نے مقرّر کی ہے اس لئے یہ ایک ایسا امر ہے جس میں نہ صرف سرکاری بلکہ دینی عہد و پیمان بھی شامل ہیں۔ شادی کا اصُول خُدا کے کلام میں بیان کیا گیا ہے۔ اِس اصُول کے ماتحت یک زوجگی مطلوب ہے اور قریبی اور نزدیکی رشتوں میں شادی کرنا ممنوع ہے۔ عِلاوہ ازیں عقد کی پختگی کو قائم کیا گیا ہے لہٰذا اِن قوانین کی خلاف ورزی کرنا سرکار کا حق نہیں۔ حقیقی مسیحی گھر شادی کے الہٰی معیار پر بنایا گیا ہے۔ رُوح القدس سے پاک کیا جاتا اور خاندانی دینداری کو قائم رکھتا ہے۔ نیز والدین کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو خُدا کے لئے وقف اور تعمیر سیرت کے لئے اُن کی اخلاقی اور رُوحانی تربیت کریں۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ چونکہ شادی کا رشتہ ایک مرد اور ایک عورت کا زندگی بھر کا اتحاد ہے اس لئے اُسے توڑنا ایک معمولی قدم نہ سمجھا جائے۔ جہاں اس رشتہ کا توڑنا معقول ہو وہاں صرف واجبی مُلکی اختیار سے یہ منقطع کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جب تک دونوں فریق زندہ ہیں تو طلاق شدہ فریق کی شادی صرف اسی وقت جائز ہے جبکہ طلاق صرف زناکاری کی بنا پر حاصل کی گئی ہو اور وہ بھی محض بے گناہ فریق کے لئے۔

پیدائش ۱: ۲۷، ۲۸-۲: ۲۴-۵: ۱؛ احبار ۱۸: ۶ تا ۳۰؛ استثنا ۶: ۶، ۷؛ ۱سموئیل ۱: ۱۱، ۲۸؛ یرمیاہ ۱: ۵؛ عاموس ۳: ۷؛ متی ۵: ۳۱، ۳۲-۱۹: ۳ تا ۹؛ مرقس ۶: ۱۸-۱۰: ۲ تا ۱۲؛ رومیوں ۷: ۲، ۳؛ ۱کرنتھیوں ۵: ۱-۷: ۱۰ تا ۱۶، ۳۹؛ گلتیوں ۱: ۱۵؛ افسیوں ۵: ۲۲ تا ۳۳-۶: ۱ تا ۴؛ کلسیوں ۳: ۱۸ تا ۲۱؛ ۲تیمتھیس ۳: ۱۵؛ عبرانیوں ۱۳: ۴۔

سینتیسواں مسئلہ

مُلکی حکومت کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ حکومت خُدا کی طرف سے مقرر ہے۔ جو

اُس کے جلال اور انسان کی بہبودی کے لئے قائم کی گئی ہے اور خُداوند یسُوعؔ مسیح کا شاہانہ اختیار انسانی زندگی کے اِس شعبہ پر بھی حاوی ہے ایسا کہ ممالک اور اُن کے حکمران اُس کے سامنے جوابدہ ہیں۔ چنانچہ اُن پر فرض ہے کہ اُس کی فرمانبرداری کریں اور زمین پر اُس کی بادشاہی پھیلانے کے طالب ہوں۔ لیکن کسی طرح سے مذہبی باتوں میں جبر نہ کریں، کسی کو اُس کے مذہب کے سبب مُلکی حقُوق سے محرُوم نہ رکھیں اور اُس کی ضمیر کے حقُوق میں دست اندازی نہ کریں۔ یہ سب پر فرض ہے۔ کہ مقررہ حُکام کے دِل سے تابع رہیں۔ بشرطیکہ یہ تابعداری خُدا کی تابعداری کے صریحاً خلاف نہ ہو۔ اور ہم پر بحیثیت شہری ہونے کے یہ فرائض عائد ہوتے ہیں کہ سرکار اور ماتحت محکمہ جات کی ضروریات کے لئے لگان دینے میں وفاداری سے مُتفق ہوں، تمام رفاہِ عام کے واجبی کاموں میں مدد کریں اور مُلک کی حکومت میں وفاداری سے حصّہ لیں۔

زبُور ۲: ۱۰ تا ۱۲ - ۲۲: ۲۸ - ۴۷: ۷ تا ۹ - ۷۲: ۱، ۲؛ امثال ۸: ۱۵، ۱۶؛ متی ۲۲: ۲۱؛ اعمال ۴: ۱۹؛ رومیوں ۱۳: ۱ تا ۷؛ افسیوں ۱: ۲۰ تا ۲۲؛ ۱ تیمتھیس ۲: ۱، ۲؛ ططس ۳: ۱؛ ۱ پطرس ۲: ۱۳، ۱۴، ۱۷؛ مکاشفہ ۱۷: ۱۴ - ۱۹: ۱۶ -

اڑتیسواں مسئلہ

معاشرہ کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ نوعِ انسان کے لئے خُدا کی تجاویز میں ایک ایسا معاشرہ شامل ہے جو یسُوع مسیح کے بلند نظریہ اور طبعیت کے موافق ہو۔ موجودہ دَور میں خُدا کی بادشاہت کی فتمندی سے محض یہ مُراد نہیں کہ یہ انفرادی طور پر آدمیوں کے دِلوں میں قائم ہو جائے بلکہ اِس سے مُراد ایک دُنیا ہے جس میں راستبازی اور اخوّت غالب ہو۔ نیز کلیسیا کا یہ فرض اوّلین ہے کہ ایسی مؤثر گواہی دے کہ انصاف اور محبّت جیسے مسیحانہ اصُول تمام تعلقات میں یعنی شخصی، صنعتی، کاروباری، شہری، قومی اور بین الاقوامی خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہوں ظاہر ہوں۔

خروج ۲۰: ۱ تا ۱۷؛ میکاہ ۶: ۸؛ مرقس ۱۲: ۳۰، ۳۱؛ اعمال ۱۷: ۲۶؛ رومیوں ۱۳: ۱ تا ۱۰؛ افسیوں ۶: ۵ تا ۹؛ فلپیوں ۱: ۲۷؛ کلسیوں ۳: ۲۲ تا ۴: ۱؛ یعقوب ۵: ۱ تا ۶۔

اُنتالیسواں مسئلہ

قبل از قیامت مُردوں کی حالت کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مرتے ہی ایمانداروں کی رُوحیں پاکیزگی میں کامل ہو جاتی ہیں اور قیامت تک اگرچہ بدن سے جُدا رہتی ہیں تاہم اِس عرصہ میں وُہ باخبر، کارکُن اور مسیح کی یگانگت اور حضوری ہیں جو صعُود کے بعد خُدا کی دہنی طرف جا بیٹھا سلامت رہتی ہیں۔ اِس کے برعکس شریروں کی غیر تائب رُوحیں جائے افسوس میں اپنے گُناہوں کی سزا پاتے ہُوئے باخبر اور کارکُن رہتی ہیں۔ چونکہ یہ حالت درمیانی ناکاملیت کی حالت ہے اِس لئے مُقدّسوں کی مُبارک حالی اور کھوئے ہُوؤں کی بدحالی صِرف اُن کی قیامت اور عدالت کے بعد پایۂ تکمیل تک پہنچے گی۔

لُوقا ۹ : ۲۸ تا ۳۶ - ۱۶ : ۱۹ تا ۳۱ - ۲۳ : ۴۳ ؛ یُوحنّا ۸ : ۵۶-۱۴ : ۳ ؛ رُومیوں ۸ : ۲۳ ؛ ۱کرنتھیوں ۱۵ : ۲۶ ؛ ۲کرنتھیوں ۵ : ۸ تا ۱۰ ؛ فِلپیّوں ۱ : ۲۳،۶ ؛ ۱تھسلنیکیوں ۱ : ۱۰ ؛ عبرانیوں ۱۱ : ۳۹، ۴۰ - ۱۲ :

۲۳ ؛ ۱پطرس ۱: ۷ ؛ ۳ : ۱۹ ؛ ۱یوحنا ۳ : ۲ ؛ ۱یوحنا ۳ : ۲ ؛ یہوداہ ۶ ؛ مکاشفہ ۷ : ۹ - ۱۹ : ۱ تا ۵ -

چالیسواں مسئلہ

آمدِ ثانی کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح جو اپنے صعود پر آسمان میں قبول کیا گیا بذاتِ خود ظاہری طور پر قوت اور بڑے جلال کے ساتھ زمین پر پھر آئے گا اور اُس کی آمد خدا کی بادشاہت کے کامل ہونے کی دلالت کرتی ہے ۔ نیز اُس کا وقت الٰہی ارادہ میں پنہاں ہے ۔ چنانچہ مسیح کے پیرؤں کو اِس مبارک اُمید کو خبرداری کے ساتھ زندگی بسر کرنے اور وفاداری سے گواہی دینے کی ترغیب کا باعث سمجھنا چاہیئے ۔

متی ۲۴ : ۲۹ تا ۵۱ - ۲۵ : ۱ تا ۱۳ ، ۳۱ تا ۴۶ ؛ مرقس ۱۳ : ۳۳ تا ۳۷ ؛ لوقا ۹ : ۲۶ ؛ اعمال ۱ : ۷، ۱۱ - ۳ : ۲۱ ؛ ۱تھسلنیکیوں ۱ : ۱۰ - ۴ : ۱۶، ۱۷ - ۵ : ۱ تا ۱۱ ؛ عبرانیوں ۹ : ۲۸ ؛ ۱پطرس ۵ : ۴ ؛ ۲پطرس ۳ : ۸ تا ۱۳ ؛ مکاشفہ ۱ : ۷ -

اِکتالیسواں مسئلہ

قیامت کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ قادرِ مطلق خُدا کی قُدرت سے تمام مُردے جن میں نیک و بد دونوں شامل ہیں جسم کے ساتھ جی اُٹھیں گے۔ یہ قیامت نیکوں کے لِئے زندگی اور بدوں کے لِئے سزا کے حُکم کے واسطے ہوگی۔ اور جو یسوؔع مسیح میں سو گئے ہیں۔ اُن کے فانی بدن اور اُن ایمانداروں کے بدن بھی جو اُس کی آمد پر زندہ باقی ہوں گے تبدیل کئے جائیں گے اور اُس کے جلالی بدن کی صُورت پر بنائے جائیں گے۔

ایوب ۱۹: ۲۶؛ دانی ایل ۱۲: ۲؛ یُوحنّا ۵: ۲۵، ۲۸، ۲۹- ۱۱: ۲۳تا ۲۵؛ اعمال ۲۴: ۱۵؛ رُومیوں ۸: ۱۱، ۲۳؛ ا کرنتھیوں ۱۵: ۱۲تا ۵۸؛ ۲ کرنتھیوں ۴: ۱۴؛ فلپیّوں ۳: ۲۱،۱۱؛ ا تھسلنیکیوں ۴: ۱۵، ۱۶؛ ۲ تیمتھیُس ۲: ۱۸؛ عبرانیوں ۱۱: ۳۵-

بیالیسواں مسئلہ

عدالت کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ قیامت کے دن وہی جو دلوں کا اکیلا جانچنے والا ہے۔ یسوع مسیح کے وسیلے راستبازی سے دنیا کی عدالت کریگا۔ شریر اپنے ناقابل عذر گناہ اور بگاڑ کے باعث ملزم ٹھہرائے جاکر ابدی سزا میں داخل کیئے جائیں گے۔ نیز راستباز گو مسیح کے تخت عدالت کے سامنے پیش ہوں گے تاہم بری کیئے جائیں گے، ہمیشہ کے لیئے مقبول ہوں گے اور خدا کے فضل سے اپنے کاموں کے موافق خدا سے انعام حاصل کریں گے۔

پیدائش ۱۸ : ۲۵ ؛ متی ۱۰ : ۱۵ - ۱۲ : ۳۶ - ۲۵ : ۳۱ تا ۴۶ ؛ لوقا
۱۲ : ۴۷، ۴۸ - ۱۶ : ۲۶ ؛ یوحنا ۵ : ۲۲، ۲۴، ۲۷ تا ۲۹ ؛ اعمال
۱۰ : ۴۲ - ۱۷ : ۳۱ - ۲۴ : ۲۵ ؛ رومیوں ۲ : ۵ تا ۱۶ - ۸ : ۳۳ -
۱۴ : ۱۰ ؛ ۱ کرنتھیوں ۴ : ۴، ۵ - ۶ : ۲، ۳ - ۱۱ : ۳۲ ؛ ۲ کرنتھیوں
۵ : ۱۰ ؛ ۲ تھسلنیکیوں ۱ : ۸، ۹ ؛ ۱ تیمتھیس ۵ : ۲۴ ؛ ۲ تیمتھیس
۴ : ۱ ؛ عبرانیوں ۶ : ۲ - ۹ : ۲۷ - ۱۰ : ۲۷ - ۱۲ : ۲۳ ؛ یعقوب

۱: ۱۲؛ ۲ پطرس ۲: ۴ - ۳: ۷؛ ۱ یوحنا ۴: ۱۷؛ یہوداہ ۶، ۱۴، ۱۵؛ مکاشفہ ۲۰: ۱۱ تا ۱۵۔

تینتالیسواں مسئلہ

حیاتِ ابدی کے بیان میں

ہم ہمیشہ کی زندگی کی تکمیل اور مسرتِ کاملہ میں ایمان رکھتے اور خوش اور سنجیدہ دِلوں سے اُس کی راہ تکتے ہیں جِس میں خُدا کے لوگ گناہ اور غم سے آزاد ہو کر اپنے باپ کی بادشاہت میں اپنی جلالی میراث پائیں گے، اعلےٰ اور وسیع کی ہوئی قابلیتوں اور اہلیتوں کے ساتھ مسیح کی یگانگت میں، مُقدّسوں کی کامِل رفاقت میں اور خُدا کی خِدمت میں کامِل برکت حاصِل کریں گے اور یُوں ہمیشہ خُدا کی خُوشنودی حاصل کریں گے۔

زبور ۱۶: ۹ تا ۱۱ - ۱۷: ۱۵ - ۲۳: ۶ - ۷۳: ۲۴ تا ۲۶؛ متّی ۲۵: ۲۱، ۲۳، ۳۴، ۴۶؛ لُوقا ۲۳: ۴۳؛ یُوحنّا ۳: ۱۵، ۱۶- ۱۴: ۳ - ۱۷: ۲۲ تا ۲۴؛ رُومیوں ۶: ۲۲ - ۸: ۱۸ تا ۲۵؛ ۱ کرنتھیوں ۱۳: ۱۲؛ ۲ کرنتھیوں ۴: ۱۷ - ۵: ۸؛ فلپیوں ۱: ۲۳؛

کُلسیوں ۳: ۴؛ ۲ تیمتھیُس ۴: ۸؛ عبِرانیوں ۹: ۱۵- ۱۲: ۲۲ تا ۲۴؛ یعقُوب ۱: ۱۲- ۲: ۵؛ ۱ پطرس ۱: ۳ تا ۵- ۵: ۱، ۱۰؛ ۲ پطرس ۱: ۱۱؛ ۱ یُوحنّا ۳: ۲؛ مُکاشفہ ۳: ۴- ۷: ۱۳ تا ۱۷- ۱۴: ۱۳- ۲۱: ۳، ۴- ۲۲: ۱ تا ۵-

چوالیسواں مسئلہ

مسیحی خِدمت اور آخری فتح کے بیان میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مسیح کے شاگرد اور خادم ہوتے ہُوئے ہم پر فرض ہے کہ اپنی دُعاؤں، ہدیوں اور شخصی کوششوں کے وسیلے اُس کی بادشاہت کو وُسعت دیں، سچّائی کی حمایت کریں، سب آدمیوں کے ساتھ نیکی کریں، خُدا کی اجتماعی عِبادت قائم رکھیں۔ سبت کی تعظیم کریں، شادی کی حُرمت اور خاندانی پاکیزگی کی حِفاظت کریں، مُلک کے واجب اختیار کی حمایت کریں اور تمام دینداری، پاکیزگی اور محبّت میں زِندگی بسر کریں۔

ہم فرمانبرداری سے مسیح کے کلام کو قبُول کرتے ہیں جس میں وہ

اپنے لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ ساری دُنیا میں جاکر سب قوموں کو شاگرد بنائیں اور اُن پر واضح کریں کہ خُدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دُنیا کا میل ملاپ کر لیا ہے۔ اور وُہ چاہتا ہے کہ سب لوگ نجات پاکر سچائی کی پہچان تک پہنچیں۔

ہم یقینی طور پر اپنے منجی اور بادشاہ کی آخری اور کامل فتح کو مانتے ہیں کہ اُس کے فضل اور قدرت سے اُس کے سارے دشمن آخرکار گرا دئے جائیں گے اور دُنیا کی بادشاہت ہمارے خُداوند اور اُس کے مسیح کی بادشاہی ہو جائے گی۔

خروج ۲۰ : ۸ ؛ زبور ۲ : ۱ تا ۱۲ - ۲۲ : ۲۷، ۲۸ - ۷۲ : ۸ تا ۱۷ ؛ متی ۶ : ۱۰ - ۱۳ : ۳۱، ۳۲ - ۱۶ : ۱۸ - ۱۹ : ۳ تا ۹ - ۲۴ : ۱۴ - ۲۸ : ۱۹، ۲۰ ؛ رومیوں ۷ : ۲، ۳ - ۱۳ : ۱ تا ۷ ؛ ۱کرنتھیوں ۱۵ : ۲۴ تا ۲۸ ؛ ۲کرنتھیوں ۵ : ۱۹ - ۹ : ۷ تا ۱۵ ؛ گلتیوں ۶ : ۱۰ ؛ افسیوں ۴ : ۱، ۲ ؛ ۲تھسلنیکیوں ۱ : ۷ تا ۱۰ ؛ ۱تیمتھیس ۲ : ۴ ؛ ططس ۲ : ۱۱ تا ۱۴ ؛ عبرانیوں ۱۰ : ۲۵ - ۱۳ : ۴ ؛ ۲پطرس ۲ : ۱۳، ۱۴ ؛ یہوداہ ۳ ؛ مکاشفہ ۵ : ۱۲ تا ۱۴ - ۱۱ : ۱۵ - ۱۹ : ۱۱ تا ۱۶ - ۲۲ : ۱۷۔